## سوال

نکاح حلالہ کسے کہتے ہیں؟

## جواب

لحمد للہ.

ں :

کر اپنی بیوی کو دو بار طلاق دی ہو تو شریعت نے اسے واپس اپنے عقد میں لانے کی اجازت دی ہے، دو بار طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے :

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ

ترجمہ : [رجعی] طلاق دو بار ہے؛ چنانچہ اچھے طریقے سے بیوی کو روک کر رکھو یا احسان کرتے ہوئے اسے چھوڑ دو۔ [البقرۃ : 229]

ں بار بھی طلاق دے دے تو بیوی خاوند کے لیے حرام ہو جائے گی، اور خاوند نئے عقدِ نکاح اور نئے حق مہر کے ساتھ بھی اسے اپنے عقد میں نہیں لا سکتا۔ ہاں ایک صورت ہے کہ یہ خاتون کسی اور مرد سے تمام شرائط و ضوابط کو پورا کرتے ہوئے نکاحِ صحیح کرے جو کہ عارضی نکاح نہ ہو، اور وہ مرد اس خاتون سے

ں : (5011) اور مسلم : (1433)

م :

مرد اور طلاق یافتہ عورت کے لیے شرعی امور میں حیلے بازی کرنا حرام ہے، اس سلسلے میں معاشرے میں معروف حلالہ کرنا جائز نہیں ہے، اور حلالہ کے لیے نکاح کی کئی صورتیں ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں :

1-طلاق دہندہ مرد یا طلاق یافتہ عورت یا عورت کا ولی کسی انسانی "سانڈ" کو کرائے پر دستیاب کرے، اور اس سے یہ بات پہلے طے کی جائے کہ یہ سانڈ طلاق یافتہ عورت سے نکاح کرے گا، اور ہم بستری کر کے اسے طلاق دے دے گا، اور اس کام کے لیے اسے مالی معاوضہ بھی دیا جائے!

2-ے

لہ کے لیے نکاح کرنا حرام اور فاسد عقد ہے، ایسا کرنے والا شخص لعنت کا مستحق ہے۔

ند (1120) نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے، اسی طرح امام نسائی : (3416)۔

فظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اشد

"التلخیص الجبیر" (372/3)

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اشد

"زاد المعاد فی ہدي خیر العباد" (672/5)

نیح (1936)۔

احادیث حلالہ کرنے کو حرام قرار دیتی ہیں، اور یہ کہ یہ عمل کبیرہ گناہوں میں شامل ہے، اور اس سے مطلوبہ فائدہ بھی حاصل نہیں ہو گا۔

یۃ" (257،256/10) میں ہے کہ :

اشد

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ قبیح ترین باطل عمل اور بدترین گھناؤنا پاپ ہے، ایسا شخص معنوی طور پر زانی ہے؛ کیونکہ اس نے نکاح بیوی بنانے کے لیے کیا ہی نہیں ہے کہ پاکدامنی اور اپنے آپ کو عفت دینے کے لیے نکاح ہو، اسے اپنی اس بیوی سے اولاد نہیں چاہیے۔ یہ تو صرف کرائے کا سانڈ ہے، تاکہ ایک بار جماع کرنے

"فتاوی الشیخ ابن باز" (278،277/20)

لی متعدد صورتیں حرام اور فاسد ہونے میں یکساں ہیں کسی میں کوئی فرق نہیں ہے کہ حلالے کی شرط عقدِ نکاح میں وضاحت کے ساتھ لکھی گئی ہو، یا حلالے کے عقدِ نکاح میں لکھی تو نہ گئی ہو لیکن مشروط ضرور ہو، یا دوسرے خاوند نے پہلے کے لیے حلال کرنے کا ارادہ خود ہی کیا ہو، اسے کسی نے نہ کہا ہو اور نہ ہ

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اشد

"زاد المعاد فی ہدي خیر العباد" (110/5)

ئمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

اشد

ئ : (18/439)

ے (208/7) تشد

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

نیت کی کہ جیسے ہی عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہوجائے گی تو میں اسے طلاق دے دوں گا۔ تو یہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی، اور نکاح باطل ہوگا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ : اس شخص نے حلالے کی نیت کی ہے، لہذا یہ شخص ملعون قرار پائے گا، اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (
"الشرح الممتع علی زاد المستقنع "(177،176/12)

ملام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حلالے کی تمام تر صورتیں ایک ہی پیراگراف میں جمع کی ہیں اور ان سب کو حرام اور باطل قرار دیا ہے، آپ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہے۔

لے کے لیے اس وقت تک اس عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے جب تک وہ عورت کسی اور ایسے مرد سے شادی کرے جو اسے اپنی ہمیشہ کے لیے بیوی بنانا چاہتا ہوں وقتی یا خفیہ نکاح نہ ہو، پھر اس کے ساتھ ہم بستری بھی ایسے کرے کہ بیوی خاوند کی مٹھاس چکھ لے اور خاوند بیوی کی مٹھاس چکھ لے۔

، بالاقامۃ میں لیل یگر علی بطال سے التحلیل ابہل ص کر 6 کیے 8 یں۔

**واللہ اعلم**

اسلام سوال وجواب

222367